ادارہ

برطانیہ کے معروف اخبار ڈیلی گارڈین سے بات چیت

دہشت گردی کی آڑ میں مدارس اور اہل دین کے بارے میں تازہ کریک ڈاؤن

جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا سمیع الحق صاحب سے حال ہی میں انگلستان کے معروف روزنامہ ''دی گارڈین'' (The Guardain) نے انٹرویو لیا جس میں گارڈین کے نمائندے برائے پاکستان جان بون (jon boone) اور اسکے اردو ترجمان بی ٹی وی کے جناب شکیل اعوان صاحب شامل تھے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے حالات حاضرہ کے حوالے سے تفصیلی اور مدلل گفتگو فرمائی جو مدارس اور مذہبی طبقے کے مختلف قومی اور بین الاقوامی ایشوز پر بھرپور نمائندگی کرتا ہے۔ (محمد اسرار ابن مدنی)

سوال: آپ پاکستان کا ایک مشہور مدرسہ چلا رہے ہیں، اب مدارس میں جو حکومتی اصلاحات (Reforms) کا تذکرہ چل رہا ہے،اس کے حوالے سے آپکا موقف کیا ہے؟

جواب: یہ مدرسے خالص تعلیمی ادارے ہیں، انکا سیاست سے کوئی تعلق نہیں، مسلمانوں کے تعلیم کا اپنا ایک نظام تھا جو دینی و دنیوی تمام ضرورتیں پوری کرتا تھا انگریز نے یہاں آ کر وہ نظام تعلیم ختم کر ڈالا اور نظام تعلیم کو سیکولر بنا دیا، چودہ سو سال تک ہمارا تعلیمی نظام ایک تھا، سائنس، فلکیات، ریاضی، کیمیاء، معاشرتی علوم اور دینی تعلیم ایک تھی وہ بھی سب پڑھاتے تھے تو تفریق کی کوئی ضرورت نہیں تھی، ہمارے نظام تعلیم میں تقریباً بارہ سو سال تک دین و دنیا میں کوئی تفریق نہیں تھی، ایک وقت میں وہ ڈاکٹر بھی ہوتا اور عالم بھی، تاریخ دان بھی ہوتا اور حساب داں بھی، لیکن یہ نظام نہ رہا تو مسلمانوں نے مجبوراً یہ مدرسہ سسٹم شروع کیا۔ اب مغربی ایجنڈا یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات اور یہ نظام تعلیم ختم کر دیا جائے، حالانکہ ان مدارس کے ساتھ عام مسلمانوں کی ہمدردیاں ہیں، اپنے آپ کو بھوکا رکھ کر مدرسے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، ان کا اعتماد ہے اب یہ اعتماد بیرونی قوتیں ختم کرانا چاہتی ہیں، یہ شور مچا رہے ہیں کہ یہاں دہشتگردی ہے، یہاں لڑائیوں اور انتہاء پسندی کی تربیت دی جارہی ہے حالانکہ ان مدارس میں نہ عسکریت ہے نہ دہشت گردی اور نہ انتہاپسندی ہے۔

سوال: لیکن یہ اصلاحات تو مغرب نہیں پاکستانی حکومت کر رہی ہیں؟

جواب: ہمارے حکمران بھی ان کے پٹھو ہیں، امریکہ اور غیر ممالک کے حکمرانوں نے اِن کو بھی غلام بنا رکھا ہے، اِن کو جو حکم مل رہا ہے یہ وہی کر رہے ہیں، سارے حکمران بس اسی میں لگے ہیں، پرویز مشرف سے لیکر اب تک تمام حکمران امریکہ، برطانیہ اور غیروں کے رحم و کرم پر ہیں۔

سوال: مدرسوں پر اس طرح اعتراضات کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: 9/11 سے لیکر اب تک ہزاروں مغربی جرنلسٹ یہاں آئے، ہم نے دو، دو، تین، تین دن یہاں ٹھہرایا، تاکہ گھومیں پھریں اور خود معائنہ کریں، انہیں بتا دیا کہ یہاں کوئی دہشتگردی، عسکریت اور شدت پسندی وغیرہ نام کی کوئی چیز نہیں، لیکن ان کے باوجود میڈیا والوں نے بھی ان مدارس کو ٹارگٹ بنا رکھا ہے اور سارے یورپ ممالک کو یہ بات معلوم ہے کہ یہاں کچھ بھی نہیں ہے، انگریزوں کے زمانہ میں بھی عرصہ تک ان مدرسوں کا نظام قائم تھا اور انہیں کچھ نظر نہ آیا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ انکی تعلیمی ضرورت ہے، اسلامی علوم عربی وغیرہ میں تقریباً بیس علوم یہاں پڑھائے جاتے تھے اور انگریز حکمران گورنر وائسرائے اس کی تعریف کرتے اور ہندستان میں دیوبند، دہلی، لکھنو وغیرہ کے مدارس میں وزٹ کرتے تھے، اور کئی بار اعتراف کیا کہ یہ بڑا عظیم کام ہے، لیکن اب یہ بڑی طاقتیں اپنی طاقت کا استعمال کر کے مدارس کو ختم کرانا چاہتی ہیں، لیکن یہ اللہ کی مدد سے چل رہی ہیں، سوویت یونین ہمارے لئے ایک بڑی دلیل ہے کہ شکست خوردہ ہوکر چلا گیا، امریکا اتنی قوتوں کے باوجود بھی افغانستان سے نکلنے پر مجبور ہیں، اب اس ناکامی اور شکست کا بدلہ ان مدارس سے لے رہے ہیں، ہمارا برسر اقتدار طبقہ سب ان کا ساتھ دے رہا ہے کیونکہ یہ مدارس انکی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں۔

سوال: وزیر داخلہ چودھری نثار کے قول کے مطابق دس فیصد مدرسے دہشتگردی میں ملوث ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: یہ نامعلوم FIR ہے اگر ایک مدرسہ کے بارے میں بھی ایسا کہا گیا تو سارے مدرسے مخدوش ہو جائیں گے۔ یہ لوگ اس ایک مدرسے کی نشاندہی کیوں نہیں کراتے، چودھری نثار سے پہلے پرویز مشرف کے زمانے میں بھی ہم نے چیلنج دیا تھا کہ اگر ایک مدرسہ میں بھی دہشتگردی کی ٹریننگ دی جارہی ہو تو ہمارے ساتھ چل کر ہیلی کاپٹر کے ذریعہ اسکا وزٹ کرینگے، یا ہمیں دکھا دیں تو ہمارا وفاق المدارس اس کی

رجسٹریشن ایک منٹ میں منسوخ کرینگے،اور انکے خلاف کاروائی کرینگے ۔مگر افسوس! حکومت کی طرف سے کوئی سنجیدگی نہیں دکھائی گئی۔ ہمارے مدرسوں کا بھی ایک بورڈ ہے اور تمام مسلکوں کے تقریباً پانچ بورڈ ہیں، ہمارے اس بورڈ میں پچیس ہزار سے زائد مدارس ملحق ہیں، ہم سارے اس کا حصہ ہیں ،ان مدارس میں کئی لاکھ طالبعلم ہیں، اسی طرح بریلویوں کا بھی ایک بورڈ ہے،شیعوں کا بھی ، غیر مقلدین کا بھی ہے،تقریباً پانچ بورڈز ہیں اور پھر ہم اسے اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے نام سے مشترکہ پلیٹ فارم سے کام کررہے ہیں، ان سے ہمارے حکمرانوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور سارے حکمرانوں سے رجسٹریشن، مالیاتی اور تعلیمی نظام پر تفصیلی تبادلہ خیال ہوا، معاملات طے ہوگئے مگر جب ان کی باری آئی تو انہوں نے اس پر عمل درآمد سے گریز کیا، اب ملک بھر میں جہاں بھی ڈکیتی اور دہشتگردی ہوجاتی ہے تو پھر یہ لوگ مدرسہ پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

سوال: کیا یہ تمام مدارس اپنے اپنے بورڈ کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں؟

جواب: جی ہاں! یہ تمام مدارس اپنے بورڈ کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں، لیکن ہمارے حکمرانوں کو اِن مدارس کے بارے میں کچھ علم ہی نہیں۔ اسلئے مدرسہ کے بارے میں من گھڑت باتیں کررہے ہیں، اور نامعلوم FIR درج کررہے ہیں، جو حقیقت کے خلاف ہے۔

سوال: حکومت کا ان مدارس میں کیا عمل دخل ہے؟

جواب: حکومت کا کلی عمل دخل ان مدارس کے نصاب اور نظام میں ہم تسلیم نہیں کرسکتے ، کیونکہ ہمارے بورڈز ، خود ان مدارس کا نفع ونقصان جانتے ہیں، اگر ہم حکومت کو ان میں عمل دخل کرنے کی اجازت دیں تو عنقریب یہ مدارس ختم کردئے جائینگے ،ہم ان کو مکالمہ کی دعوت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آؤ! ہمارا نصابِ تعلیم چیک کرو، اگرچہ آپ کو چیک کرنے کا حق نہیں ہے، کیونکہ ہمیں حکومت ایک پیسہ نہیں دیتی اور نہ ہم حکومت سے پیسے لینا چاہتے ہیں، پرویز مشرف کے زمانے میں اربوں ڈالر آئے کہ مدارس میں بانٹو،لیکن ہماری تنظیمات نے اور ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک ڈالر بھی کسی نے لیا تو ہم اسکے خلاف کاروائی کرینگے، اب حکومت کا کیا حق بنتا ہے مدرسہ میں مداخلت کرنے کا ؟ لیکن پھر بھی ہمارے دروازے کھلے ہیں کہ آؤ! ، چیک کرو، ہمارے آڈٹ رپورٹس، فنانس سسٹم وغیرہ کھلی کتاب ہے۔ پچاس سال سے پاکستان کے معروف قدیمی چارٹرڈ اکاونٹ سے تمام حسابات کا آڈٹ کراتے ہیں اور اِسے حسن اتفاق کہئے کہ آج ہی ہمیں تازہ

آڈٹ رپوٹ کی کاپی موصول ہوئی ہے جو ۲۸ جنوری کو جاری کی گئی، اسے آپ بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں۔اب حکومت چاہتی ہے کہ ہم انہیں سکول یا کالج بنائیں اور ان مدارس کا موجودہ تعلیمی نظام ختم کر ڈالیں کہ اس کی روح ہی ختم ہو جائے۔

سوال: حکومتیں باتیں کر رہی ہیں کہ ان مدارس کی کوئی چیز Exactly سامنے نہیں آئی ، ریفارم ہونی چاہیے؟

جواب: وہ اپنے آپ کو باخبر ہی نہیں کرنا چاہتے ،اچانک چھاپے مار رہے ہیں، مدارس و مساجد میں سے بیگناہ علماء اور طلباء کو گرفتار کر کے لے جا رہے ہیں، آج کی رپورٹ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے دس ہزار آدمیوں کو گرفتار کر رکھا ہے، تو اِن دس ہزار میں اکثر بے گناہ اور مظلوم ہیں۔یہاں افغانستان کے جو مہاجرین ہیں، ان کے اپنے مدارس تھے، ان بیچاروں کا TTP، حکومتی اور ریاستی امور میں دخل اندازی سے کوئی تعلق ہی نہیں ،تو انکو بھی اٹھا کر طورخم پار لے جاتے ہیں، وہ بے چارے یہاں پچاس سال سے رہ رہے ہیں، تعلیم اور کاروبار وغیرہ سب کچھ یہاں تھا تو انکی زندگی تباہ کر دی گئی۔

سوال: یہ دس ہزار لوگ جو پکڑے گئے ہیں کیا یہ پشاور حادثے کے بعد ہے یا اس سے پہلے کے بھی ہیں؟

جواب: 16 دسمبر پشاور کا سانحہ کی آڑ میں 9/11 کی طرح علماء کو پریشرائز کیا گیا ہے۔یہ ایک سازش ہے کہ مسلم کلچر کو بدنام کیا جائے اور موقع پاکر ان پر حملہ آور ہو جائیں۔

سوال: کچھ لوگ مذہب کے نام کو دہشتگردی اور انتہاء پسندی کیلئے استعمال کرتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: دیکھیں جو لوگ تخریب کار ہوتے ہیں اور دہشتگردی پھیلانا چاہتے ہیں وہ مذہب تو کیا انسانیت کو بھی استعمال کرنے کو عار نہیں سمجھتے اور آگ برسانے میں کسی کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔

سوال: کیا پاکستانی مدارس سے 90% فیصد لوگ افغانستان میں جہاد کے لئے گئے تھے؟

جواب: صرف یہاں سے نہیں بلکہ پوری دنیا سے اتنی بڑی تعداد میں گئے تھے سب سے زیادہ ڈالر تو امریکہ نے لگائے ، امریکہ نے پوری دنیا سے لوگوں کو جمع کیا، تو کچھ افغان طالبعلم بھی اپنے وطن کی آزادی کے لئے جہاد کیلئے جاتے تھے۔

سوال: ملا عمر اور isis کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟؟

جواب: افغانستان کے طالبان تمام چیزوں کو گہری نگاہ سے پرکھ رہے ہیں، البتہ جب تمام طاقتیں ISIS کے خلاف ایک ہوگئیں اور سارے اختلافات ختم کر کے ایک مشن پر راضی ہو گئے تو ''دال میں کچھ کالا

ضرور" ہے لیکن ہم قبل از وقت کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ساری حقیقتیں خود بخود عیاں ہوجائیگی ،کل اخبار میں آیا ہے کہ پاکستان میں داعش کیلئے بھرتی میں امریکی فنڈنگ ہورہی ہے ایسے خیالات میں کسی چیز کے اچھے یا برے ہونے میں فیصلہ کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔

سوال: اگر آپ وزیر اعظم ہوتے تو آپ کیا کرتے اور دہشتگری کا خاتمہ کیسے کرتے؟

جواب: ہم ملک کو مغربی ممالک کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑینگے،اور آزادانہ طور پر اپنے فیصلے خود کرینگے،ہم مساوی طور پر مغربی ممالک کے ساتھ تعلقات رکھیں گے۔

سوال: امریکہ افغانستان میں عوامی حکومت کو سپورٹ کررہا ہے؟

جواب: امریکہ سے رخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر افغانستان سے نکل جائے ،تو ہمارے اور افغانستان کے سارے مسائل حل ہوجائینگے۔اور جب وہ افغانستان سے جاتے ہوئے ہمارے راستوں سے گزریں گے تو ہم ان کا استقبال کریں گے ہماری بھی جان چھوٹ جائے گی اوران کی بھی۔

مؤتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی نئی پیشکش

Afghan Taliban

War of IDEOLOGY

Struggle for Peace

by

Moulana Samiul Haq

انگریزی زبان میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب،افغان طالبان اور ۹/۱۱ کے تناظر میں جہاد، القاعدہ، اسامہ بن لادنؒ،ملا محمد عمر، امریکی دہشت گردی اور دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ کو بے نقاب کرنے والی چشم کشا تحریریں ، اسلام، جہاد اور دینی مدارس کے مغرب کی پیدا کردہ غلط فہیوں کا ازالہ،مشرق ومغرب کے نامور اہل قلم، دانشوروں کی آراء پر مشتمل تاریخی دستاویز، ہرورق چشم کشا، ہر سطر راز افشاء ......

صفحات 256 بہترین جلد، دیدہ زیب ٹائٹل،عمدہ کاغذ

ناشر: ایمل پبلشرز اسلام آباد- 0342-5548690